پارہ 25 الیہ یرد کے نمایاں مباحث

سُوۡرَۃُ الشُّوۡرٰی (The Consultation)

- سورۃالشوریٰ۔13 نبوی میں مکہ میں نازل ہونے والی آخری سورتوں میں سے ہے
- مرکزی مضمون۔قرآن کی روشنی میں اقامتِ دین کی حیثیت۔اجتماعی نظم قائم کرنے کی ہدایت۔
- سورت کے دیگر مضامین میں : وحی رسالت پر اعتراضات کا جواب۔ دینداری کی حقیقت۔آپ ﷺ اور آپؐ کے ساتھیوں کا بے داغ کردار۔ تفرقہ سے بچنے کی ہدایت، وحدت امت، ایمان، عملِ صالح۔اقامتِ صلوٰۃ۔انفاق۔عفوودرگذر۔اصلاح عامہ کی تلقین شامل ہے
- پچھلی کئی سورتوں سے جاری توحید کا مضمون یہاں "اجتماعی عملی توحید" کی شکل اختیار کرلیتا ہے (جو ان سے پہلے تین سورتوں میں انفرادی عملی توحید کی صورت میں تھا)
- اجتماعی عملی توحید کیا ہے۔ مسلمانوں کا اجتماعی نظام۔اللہ تعالی کی حاکمیت کے تابع ہو جائے۔اگر مسلمان انفرادی طور پر توحید پرست ہوں لیکن اجتماعی نظام پر باطل کا غلبہ ہو تو یہ اسلامی معاشرہ میں نہیں کہا جاسکتا۔
- معاشرے میں اجتماعی (معاشرتی) سطح پر توحید کے نفاذ کا حکم اس سورت میں (اقامتِ دین کے لفظ سے)
- رسولوں کو بھی اسی لئے بھیجا کہ دین کو قائم کرکے اس عملی توحید کو قائم کریں۔(مَاوَصَّىٰ بِهِ نُوحًا وَالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰ ۖ أَنْ أَقِيمُوا الدِّينَ)
- اس سورت میں اللہ تعالیٰ کی شریعت اور شرکا (انسانوں) کی بنائی ہوئی شریعت کا فرق بتایا گیا ہے۔
- دین کو قائم کرنے کا مقصد۔ عدل کا قیام (وَقُلْ آمَنتُ بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ مِن كِتَابٍ ۖ وَأُمِرْتُ لِأَعْدِلَ بَيْنَكُمُ)۔آپ ﷺ کو ہدایت کہ لوگوں کو آگاہ کردیں کہ اللہ تعالیٰ نے جو کتاب میزان عدل بنا کر اتاری ہے میں اس پر ایمان لایا ہوں اور مجھے یہ ہدایت ہوئی ہے کہ اسی میزان عدل کے ذریعے سے تمہارے درمیان فیصلہ کروں
- اقامتِ دین کا حکم دیا گیا اور اس پر استقامت کا بھی (وَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ ۖ)
- اللہ نے کسی غیر (Man Made) قانون کی اجازت نہیں دی۔اللہ کو اپنے بھیجے ہوئے دین کے علاوہ کوئی اور دین قابل قبول نہیں
- اہل استقامت کی صفات۔ایمان، عمل صالح،اللہ ان کا ولی،گناہ کبیرہ سے بچنا، فواحش سے بچنا، غصہ پر درگذر، رب کے احکام کی تکمیل، نماز کا قیام۔اپنے معاملات باہمی مشورے سے (No dictatorship)۔انفاق۔بُرائی کا بدلہ بھلائی سے دیتے ہیں۔
- سورت کے مباحث کا خلاصہ -خالص توحید اپنا کر وحی کی تعلیمات کی روشنی میں اقامتِ دین کے کام کو سرانجام دو۔ شورائیت کی بنا پر ایک نظمِ اجتماعی (State) قائم کرو تاکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی شریعت کے ذریعے عدل وانصاف کا قیام یقینی بنایا جاسکے۔

سُوۡرَۃُ الزُّخۡرُف (The Gold Adornments)۔سورہ الزخرف (سونا اور زینت)، 11-13 نبوی میں نازل ہوئی

- شرک کے خلاف جدوجہد، خدا کی ذات کی طرف ناروا نسبتوں کی نفی، اندھی تقلید اور لڑکیوں سے نفرت اور فرشتوں کو خدا کی بیٹیاں سمجھنے جیسی خرافات کے خلاف
- کائناتی حاکمیت اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی۔اسی کو زمین کا بادشاہ بھی تسلیم کرو۔(Sovereignty)
- تشریعی حاکمیت بھی اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی۔ (شریعت کے قوانین دینے کا اختیار)۔آپ ﷺ کو کتاب سے جڑے رہنے کا حکم
- مشرکین کی ان جھوٹی اقدار کا ذکر جن کی وجہ سے وہ زندگی کے اہم مسائل کو سمجھنے میں گوناگوں غلطیوں کے مرتکب ہورہے تھے
- ان میں یہ اعتراض۔ کہ نبوت اور قرآن کا نزول کسی متمول اور ثروتمند شخص پر ہونا چاہیے تھا (اس لیے کہ وہ انسانی شخصیت وعظمت کو دولت ہی میں منحصر سمجھتے تھے۔ سرمایہ پرستی-ایک قدیم مرض)، اس طرح کے اعتراضات اور احمقانہ سوچ کی سرکوبی کی گئی اور صحیح اسلامی اور انسانی اقدار کو اجاگر کیا گیا
- اللہ تعالیٰ کی ربوبیت، الوہیت پر، حاکمیت پر دلائل-(Creator, Sustainer, Cherisher, Law giver) -اللہ تعالیٰ چونکہ کائنات اور انسان کا خالق، مالک اور ولی حقیقی ہے اس لیے وہی انسان کا حاکم بھی ہے۔اور اسی کو یہ حق ہے کہ انسان کو دین اور شریعت یعنی اعتقاد وعمل کا نظام دے اور انسانی اختلافات کا فیصلہ کرکے بتائے کہ حق کیا ہے اور ناحق کیا ہے۔دوسری کسی ہستی کو انسان کے لیے شارع بننے کا سرے سے حق ہی نہیں ہے۔
- اللہ کے ذکر سے غفلت: کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ اس پر شیطان مسلط کردیا جاتا جو اس کا رفیق بن جاتا ہے اور اسے راہِ راست سے روکتا ہے
- فرعون کی ذہنیت کا تذکرہ۔زمین میں اپنے آپ کو بالادست حاکم (اِلٰہ اور رَبّ) سمجھتا تھا۔ مصر کی سرزمین ، نہروں اور سلطنت کا اپنی ملکیت قرار دیتا تھا اور دھمکی دی کہ اگر جس نے اسکے علاوہ کسی اور حاکم اعلیٰ(Sovereign) سمجھا تو وہ اسے قید کردے گا (یہی طاغوت ہے-اللہ کے مقابلے میں اپنی/کسی نظام کی اطاعت کی دعوت)
- آپ ﷺ کی دعوت۔ابراہیمؑ کی دعوت بھی یہی تھی۔ یہ اسی دعوت کا تسلسل ہے۔ (موسیٰ اور عیسیٰ علیہما السلام نے بھی یہ دعوت دی)
- توحید کی دعوت کو رد کرنے والوں کا انجام بد۔ یہ مجرم جو سازش کررہے ہیں اللہ ان کو دیکھ بھی رہا ہے اور لکھ بھی رہا ہے۔ وہ اپنی تدبیر کرے گا پھر یہ بچ نہ سکیں گے۔

سُوْرَةُ الدُّخَانِ (The Smoke)۔سات حوامیم سورتوں کی پانچویں سورت، 7 نبوی میں (زمانہ قحط میں) میں نازل ہوئی

- سورت کے مضامین میں۔ فرعونیت۔ دنیا پرستی۔ علو فی الارض۔ قرآنی دعوت کا انکار۔ سزا۔ توحید و آخرت کا انکار اور اس کی سزا
- قرآن کا تعارف (اس کا نزول خیر و برکت والی رات (شب قدر) میں جس میں قسمتوں کے فیصلے کیے جاتے ہیں۔ قوموں کے عروج و زوال کو ہمیشہ کے لیے اس کتاب سے وابستگی کے ساتھ مشروط کر دیا گیا ہے۔ اسی کتاب سے ایمان و عمل کا تعلق جوڑ کر قومیں سر بلند ہوں گی اور اسی سے تعلق توڑ کر پستی میں گر جائیں گی۔
- قرآن کی حقانیت کا بیان۔ یہ کتابِ مبین ہے (اعجاز کے اعتبار سے بھی واضح ہے اور اور احکام و مضامین کے اعتبار سے بھی)
- فرعون اور بنی اسرائیل کی کشمکش۔ فرعون نے اپنی دولت اور اقتدار کے نشے میں بنی اسرائیل پہ ظلم کیئے مگر بلاخر اللہ نے اسے پکڑ لیا اور پھر نہ تو آسمان اور نہ ہی زمین اس پہ روئی- تاریخ سے عبرت کا سبق، اختیارات کا ناجائز استعمال کرنے والا، مسرف، سرکش اور ظالم ایک وقت اللہ کی گرفت میں آتا ہے
- مشرکین کا فکری تضاد اور ذہنی افلاس - یہ لوگ ایک طرف تو اللہ تعالی کو زمین و آسمان اور کائنات کی ہر چیز کا مالک و مختار سمجھتے ہیں اور یہ بھی مانتے ہیں کہ زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے، مگر اس کے باوجود دوسروں کو معبود بنائے ہوئے ہیں (آباؤ اجداد کی اندھی روش پر)
- انکار کے رویے۔ اسی راستے پر چلتے ہوئے اس سے پہلے قومِ تبع (جو یمن میں آباد تھی) ہلاک ہو چکی ہے , سبق - نافرمان اور مجرم قوم کا یہی انجام ہوا کرتا ہے
- کائنات کو بے مقصد نہیں بنایا۔ دنیا جائے آزمائش ہے، قیامت ضرور واقع ہو گی، بازپرس اور محاسبے کا عمل لازمی ہے (وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا لَاعِبِينَ)
- قریش مکہ کا اصل مرض - سرکشی اور تمرد (rebellion)، عُلُوّفِي الاَرْض - یہ دنیا کی زندگی کے بعد کسی اور زندگی کا تصور نہیں رکھتے—ان کو تنبیہ کہ آخرت کا انکار کرنے والوں مشرکین کی تواضع جہنم میں زقوم کے کھانے، آگ اور کھولتے ہوئے پانی سے ہو گی (العیاذ باللہ)
- ایمان والوں کے لئے۔ انعامات و اکرامات۔ باغ۔ چشمے۔ قیمتی لباس۔ ازواج۔ حوریں۔
- آسمان پہلے دھواں تھا۔ ایک ضمنی سائنسی حقیقت کی طرف اشارہ (ثُمَّ اسْتَوَىٰ إِلَى السَّمَاءِ وَهِيَ دُخَانٌ) —قیامت کے دن پھر دوبارہ دھواں بن جائے گا

سُوْرَةُ الْجَاثِيَةِ (The Kneeling Down) گھٹنوں کے بل گرنا/بیٹھنا۔ قیامت کے روز خوف/ہیبت کی وجہ سے انسان گھٹنوں کے بل بیٹھے ہوں گے —مکی سورت

- کائنات کی تخلیق کی مقصدیت کا ذکر۔ قرآن، خدائے عزیز و حکیم کا نازل کردہ- جس توحید کی یہ دعوت دے رہا ہے اور جس روز جزاء و سزا سے یہ ڈرا رہا ہے اس کے دلائل آسمان و زمین کے چپہ چپہ میں موجود ہیں انسان کی خلقت، رات اور دن کی آمد شد، بارش کے نزول، زمین میں اس کی برکات کے ظہور اور ہواؤں کی گردش، ہر چیز کے اندر توحید اور معاد کی نہایت واضح نشانیاں موجود ہیں
- انسان زندگی کے معمولات میں جن چیزوں کو بروئے کار لاتا ہے اور جو بیشمار قوتیں اس کے مفاد کی خدمت انجام دے رہی ہیں ان پر غور کرے، یہ قوتیں خود بخود پیدا نہیں ہو گئیں —ان کو پیدا کرنے والی اور مسخر کرنے والی ذات کون ہے؟
- شریعت محمدی ﷺ کے نزول کا مقصد - یہ قرآن وہی نعمت لے کر آیا ہے جو پہلے بنی اسرائیل کو عطا کی گئی تھی جس کی بدولت وہ تمام اقوام عالم پر فضیلت کے مستحق ہوئے انھوں نے جب اس نعمت کی ناقدری کی اور دین میں اختلاف کر کے اسے کھو دیا تو اب یہ دولت تمہیں عطا کی گئی ہے۔ اگر تم نے اپنی جہالت و حماقت سے اسے رد کر دیا تو تم خود اپنی تباہی کا سامان کرو گے (جو لوگ اس قرآن سے وابستگی اختیار کریں گے اور اس کا حق ادا کرنے کی کوشش کریں گے اللہ تعالیٰ انھیں سرفراز فرمائے گا۔)
- ۔ مسلمانوں کو غلبہ و فتح کی بشارت) صبر و استقامت
- مقصدِ قیامت کی وضاحت۔ محاسبہ، جزا اور سزا۔ شریعتِ محمدی کے نزول کا مقصد۔ کہ لوگ حق) قرآنی وحی (کی پیروی کریں
- مشرکین مکہ کے خلاف فردِ جرم۔ مشرک، متکبر، منکر آخرت، ملاقات کے منکر، دنیاپرست، نفسانی خواہشات کے غلام
- زمین میں بکھری چیزوں/نشانیوں، طبعی عوامل۔ اللہ کی وحدانیت پر گواہ، ان پر غور کرو، اپنے رب کو پہچانو
- حق کو چھوڑ کر، نفسانی خواہش کی پیروی کرنا اس کو معبود بنا لینا ہے (أَفَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ) -قرآن میں یہ مضمون دو مرتبہ (أَرَأَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ إِلَٰهَهُ هَوَاهُ) جو بھی اللہ کے قانون کو نہیں پورا کرتا اور اس کے مقابل اپنی رائے، خواہش کو مقدم رکھتا ہے یہ گویا خواہش کو معبود بنا لینا ہے
- انکار آخرت کا عقیدہ اخلاق کے لیے سخت تباہ کن ہے۔ اسے وہی لوگ اختیار کرتے ہیں جن کی خواہش یہ ہے کہ وہ اپنے نفس کے بندے بنے رہیں اور انھیں بندگی نفس کی کھلی چھوٹ ملی رہے۔ نتیجتاً ان کی یہ روش خود ان کے لیے ہی تباہ کن ثابت نہیں ہوتی بلکہ اس ماحول کو بھی تباہ کر دیتی ہے جہاں وہ زندگی گزارتے ہیں۔
- قیامت کا برپا ہونا خلافِ عقل نہیں بلکہ عین حکمت اور عقل کا تقاضا ہے۔ (اطاعت گذار اور سرکش، دونوں کا انجام ایک جیسا ہرگز نہ ہو گا)
- قیامت کا ایک خوفناک منظر، جب لوگ دہشت سے اللہ سبحانہ و تعالیٰ کے سامنے گھٹنوں کے بل ہوں گے۔ اور ان کو باری باری بلایا جائے گا حساب کے لئے۔